اُردو ترجمہ وتشریح

تیغ برہنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور پرہیز گاروں کے لیے اچھی جزا ہے اور اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ پر آپ کی آل' آپ کے صحابہ اور اہل بیت پر درود وسلام نازل ہو۔

بعد ازاں مصنف تصنیف غلام قادری فقیر باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ ہر ایک منصب معرفت' طالبکے تمام مراتب' منصب مرشد' منصب فقر غرق فنافی اللہ' جس کے بارے میں:۔

"اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ"

(جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے) وارد ہے۔ مرشد کامل باتوفیق بقا باللہ فی التوحید اور مرشد ناقص اہل تقلید کی بابت تحقیق کے طور پر چند کلمات نص' حدیث اور آیات کے مطابق بیان کرتا ہے۔

اِن اوراق کی بات پڑھنے کی صورت میں تو ایک جز ہے۔ لیکن اصل میں علماء باللہ اور فقیر ولی اللہ کی مکمل کسوٹی ہے' کیونکہ اِس جز میں اللہ تعالیٰ کے ظاہری خزانے اور معرفت حضوری (کے تمام پوشیدہ راز) مندرج ہیں۔ عوام وخواص کے یہ احوال اسم اللہ سے حاصل شدہ برکت سے طلسم وجود کو توڑنے کے لیے چابی ہیں۔ مرشد عارف باللہ فقیر اسم کا معنی تصور اور تصرف سے حل کر کے طالب کو فنی اللہ یعنی مسمّیٰ تک پہنچادیتا ہے۔

یہ یقین کا راستہ ہے جو سالکوں کے لیے ثواب نما سلک اور راہ تحقیق ہے

اور فقیران فنا فی اللہ اہل قرب کو ریاضیت کی طرف متوجہ کرنا حجاب مطلق اور گناہ ہے کیونکہ وہ مقرب اور اہل توفیق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَا تَوْفِيقِيٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ (سورۃ ھود ۱۱:۸۸)

''اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (سورہ جمعہ ۶۲:۴)

''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمادے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ (الحدیث)

''نیکوں کی نیکیاں مقربوں کی برائیاں ہوتی ہیں۔''

واضح رہے کہ ہر ایک سالک اور ہر ایک طریقہ اور ہر ایک خانوادہ ساری عمر چلے اور خلوت میں ذکر اور فکر کرتا رہے اور کثرت' ریاضت سے سر پتھر پر مارے تو بھی کسی طریقہ کی انتہا قادری طریقے کی ابتدا کو نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ قادری طریقہ آفتاب کی طرح ہے اور دوسرے طریقے چراغ کی طرح پس چراغ کی کیا مجال کہ آفتاب کے مقابلے میں روشن ہو۔

اس رسالے کا نام تیغ برہنہ رکھا گیا جو نفس موذی کے لیے قتل کرنے والی ذوالفقار (شمشیر حیدری) کا خطاب دیا گیا۔

(ابیات)

تیغ را در دست گیرد تیغ گیر   قتل سازد نفس را فی اللہ فقیر

تلوار چلانے والا ہاتھ میں تلوار رکھتا ہے اور فقیر فنا فی اللہ نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کرتا ہے۔

باز دارد بد خصالت از ہوا   این مراتب عارفان و اولیاء

بُری عادت والوں کو نفس کی خواہشات سے باز رکھتا ہے۔ یہ مرتبے اولیائے کرام اور عارفان خدا کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ (سورہ النزعت ۷۹:۴۱)

''اور خواہشات نفس کو روکا تو بے شک اُس کا مقام جنت ہے۔''

اولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی اللہ اُسے کہتے ہیں۔ جو چار تاریکیوں سے باہر نکلے یعنی ظلمات خلق وظلمات دنیا' ظلمات نفس' اور ظلمات شیطان۔ اور اِن چار نوروں میں آئے۔ یعنی نور علم' نور ذکر' نور الہام اور نور معرفت با قرب حضور۔ چوتھے درجے پر نور بقا کی ذات کے مشاہدے میں غرق ہو جائے۔ یہ ولی اللہ اولیاء کے مراتب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ (سورہ بقرہ ۲:۲۵۷)

''اللہ اہل ایمان کا مددگار ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور میں لاتا ہے۔''

مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز تمام باطل ظلمات خواہشات نفس سے نکال کر نور ذات میں مستغرق کر کے اللہ تعالیٰ کے دیدار میں فنا کر دیتا ہے۔ جو کوئی یہ توفیق نہ رکھتا ہو۔ اُسے مرشد نہیں کہا جا سکتا۔ وہ ناقص اللہ تعالیٰ کی معرفت کے پوشیدہ راز سے بالکل بے خبر ہوتا ہے اور مجلس محمدی ﷺ سے محروم ہوتا ہے۔

بیت

چشم بند عینک بہ پیش چشم دل — خوش ببین دیدار را در جسم گل

دل کی آنکھ کے سامنے ظاہری آنکھ کو بند کر لے اور مٹی کے جسم میں دیدار کو اچھی طرح دیکھ۔

قرب حق کے یہ تمام اعلیٰ مراتب صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا دعوے کرے تو لاف زنی کرتا ہے۔ وہ کذاب اہل حجاب ہے۔ یہ برکت شاہ محی الدین قدس سرہ کی امداد سے حاصل ہوتی ہے۔ آپ کے باطن باصفا طالب اور مرید اولیاء اللہ کے دفتر میں سرفہرست ہوتے ہیں۔

ابیات

مردہ پیران خاک شُد در زیر خاک — محی الدین راز زندہ بینی جانِ پاک

مردہ پیر زمین کے نیچے خاک ہو چکے ہیں۔ اور محی الدین دین کو زندہ کرنے والے حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی جان پاک تو ہمیشہ زندہ دیکھے گا۔

روح اوشد بالقا دل با نبیؐ — قدم اوشد جملہ برگردن ولی

اُن کی روح دیدار الٰہی میں محو و مست ہے اور دل نبی اکرم ﷺ کی یاد سے زندہ

ہے اور اُن کا قدم مبارک تمام اولیائے کرام کی گردن پر ہے۔

شاہباز است شہ ولایت شہسوار — غوث قطب مرکب است تنہ زیر بار

وہ شہباز ہیں ولایت کے بادشاہ اور شاہسوار ہیں۔ تمام غوث قطب اُن کے زیر بار اور اُن کی سواری ہیں۔

گہ بہ جُثہ طیر سیرش جاودان — گہ بہ جُثہ نور غرق است لامکان

کبھی تو وہ ہر وقت جسم کے ساتھ پرواز میں رہتے ہیں اور کبھی جسم کے ساتھ لامکان میں غرق نور ہوتے ہیں۔

باھوؒ آنچہ گوید از حسابش بی عدد — لانہایت مرتبہ دارد لاعدد

(حضرت) باھوؒ اُن کی شان میں جو کچھ بھی کہا جائے وہ اس سے بہت زیادہ شان اور مرتبہ رکھتے ہیں۔

ہر طریقہ کی رسم و رسم کے مطابق مریدوں کے بال جو قینچی سے کاٹ لیے جاتے ہیں ایسے پیر کے مراتب بمنزلہ حجام ہیں۔ جو پیر بمنزلہ حجام ہے۔ وہ پیر خام ہے اور وہ طریقہ قادری میں کامل ہے جو طالب مرید کو دست بیعت کرتا ہے وہ اُسے توجہ اور نظر سے معرفت فقر تک پہنچا دیتا ہے اور مجلس محمدی ﷺ میں داخل کر دیتا ہے۔

پس معلوم یہ ہوا کہ پیر قادری کامل ہونا چاہیے۔ پیر ناقص حجام کسی کام کا نہیں۔

ابیات

فقر بیش از معرفت دار الامن — ذکر فکر و معرفت شد راہزن

فقر معرفت سے زیادہ دار الامن ہے۔ اور اُس مقام پر ذکر و فکر اور معرفت راہزن ٹھہرے۔

ہر کہ بیند با تصور ذات نور   این مراتب قرب وحدت با حضور

جو کوئی تصور کے ساتھ ذاتی نور کو دیکھتا ہے۔ وہ یہ مراتب قرب وحدت کی حضوری سے پاتا ہے۔

علم را بگذار ذکرش را گذار   غرق شو در وحدت پروردگار

ظاہری علم اور اس کے قیل و قال کو ترک کر دے تو اللہ تبارک تعالیٰ کی وحدت میں غرق ہو جا۔

علم با عین است ذکرش ذات نور   علم و ذکرش خاص ببرد با حضور

علم عین کے ساتھ ہے اور اس کا ذکر ذات نور ہے۔ علم اور اُس کا ذکر (طالب کو) خاص حضوری تک پہنچا دیتا ہے۔

فکر از فیض است ذکرش لازوال   ذکر فکرش خاص باشد با وصال

فکر اُس کے فیض سے ہے اور اُس کا ذکر لازوال ہے۔ اُس کا ذکر و فکر خاص وصال کا حامل ہے۔

علم و ذکرش خاص ببرد با حضور   کی ابود این ذاکران اہل الغرور

اُس کا علم اور ذکر خاص طور پر حضوری تک پہنچاتا ہے اہل غرور ذاکر اِس مرتبہ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

لَوْ كَانَتِ الْجَنَّةُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ بِلُوْنِ جَمَالِهٖ وَاوَيْلاً ۃ وَ لَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيْبُ الْعَاشِقِيْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِهٖ وَ اشَوْقًا ۃ (الحدیث)

"اگر مشتاقوں کے نصیب اُس کے جمال کے بغیر بہشت ہو تو افسوس ہے اور اگر اُس کے وصال جمال سے عاشقوں کے نصیب دوزخ بھی ہو تو خوش قسمتی ہے۔"

ع   اصل توحید است و دیگر شاخ دان

ترجمہ: توحید جڑ ہے اور دوسری چیزیں شاخیں جان

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی ○ (سورہ النجم ۵۳:۱۷)

نگاہ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد ادب سے بڑھی۔

بانظر ہرگز نہ بینم لاسوا

دنیا و عقبیٰ سربسر باشد ہوا

میں نظر کے ساتھ توحید کے سوا کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ دنیا اور عقبیٰ سراسر نفس کی خواہشات ہیں۔

ناظران را نظر باشد بر الٰہ

لعنتی بر مال دُنیا عز و جاہ

اہل نظر کی نگاہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ دنیا کے مال و دولت اور عز و جاہ پر لعنت ہو۔

اسم اللہ ذات کا تصور رکھنے والا عارف باللہ مجلس حضرت نبی کریم ﷺ کے قرب سے تصرف اسم اللہ کے تصور، اور اسم اللہ ذات دریائے عمیق کے تفکر اور اسم اللہ ذات کی توجہ سے وہ قوت حاصل کرتا ہے کہ دونوں جہان کو اپنے قید اور قبضہ میں کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے حکم و تصرف میں لے آتا ہے پس جو شخص اپنی پشت ناخن پر دونوں جہان کا تماشہ دیکھے اور دونوں جہاں کو اِس طرح ہاتھ میں لائے، جیسے مٹی کی مٹھی بھر لی جاتی ہے۔ تو اُسے لکھنے، پڑھنے اور تین انگشت کے پوروں میں قلم پکڑنے کی کیا حاجت ہے۔ جاننا چاہیے کہ علم حکمت، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، اور قرب اللہ کی تمامیت، الہام مذکور، معرفت توحید، وحدانیت، ماہیت، الوہیت، فنا، بقا اور جو کچھ کل و جز مخلوقات خدا

وندی ہے صرف ایک بات میں ہے۔

ابیات

علم ابتداء و انتہاء دریک سخن   علم یک حرف است یا نقطۂ کُن

علم کی ابتداء اور انتہاء ایک جملہ میں ہے علم ایک حرف ہے یا کُن کا ایک نقطہ ہے۔

سخن فقر از کُنہ کن فیض و فضل   درمیانش یک سخن ابد و ازل

فقر کا کلام کن کی کنہ سے فیض و فضل حاصل کرتا ہے اور اُس کے درمیان ابد و ازل کی ایک ہی بات ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ (سورۂ یٰسین ۳۶:۸۲)

اس کا کمال یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کن وہ ہو جاتی ہے۔"

"لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ" (الحدیث)

"فقراء کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔" جو شخص قرآن و حدیث کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ وہ شیطان اور مخالف ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ۔ (الحدیث)

"اب بھی وہ (اللہ) اُس طرح ہے جیسا کہ پہلے تھا۔"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کُلُّ اِنَآءٍ یَّتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ۔ (الحدیث)

"ہر ایک برتن سے وہی نکلتا ہے جو اُس میں ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ○   (سورہ ابراہیم ۱۴:۲۷)

وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ○   (سورہ المائدہ:۲۷)

"اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ اُسی کا حکم دیتا ہے۔"

کن ایک بات تھی جو دنیا میں روشن ہوئی۔ اول سخن ظاہر سے وابستہ ہے۔ عالم اُس کے علم کے مطالعہ میں زبان سے بیان کرتا ہے جسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ" (الحدیث)

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اُس کی زبان لمبی ہو گئی۔"

دوسرا سخن عارف لوگوں سے متعلق ہے۔ جو محرم اسرار خدا ہوتے ہیں۔ یہ فقرا باطن صفا' سچے دل والے' حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گروہ والے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو' علم ظاہر سے لب بند کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہم سخن جو قلب پر وحی کے الہام سے وارد رہتا ہے' جو باطنی پیغام رسانی کی قطعی دلیل ہے۔

"مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ" ۔ (الحدیث)

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا پس اس کی زبان گنگ ہو گئی۔"

کتابوں کے ظاہری علوم کو فضیلت کے درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے پڑھنے پڑھانے اور مطالعہ کی محنت اور سر دردی اور بحث میں تیس سال تک مشغول رہنا پڑتا ہے۔ لیکن علم باطنی میں فضیلت فیض اللہ' معرفت فقر حضور کی تحصیل' حاضرات اسم اللہ

ذات کی توجہ، مرشد کامل کی توجہ سے ایک دن رات یا ایک گھڑی یا ایک دم یا ایک لحہ میں ہو جاتی ہے پس وصال حاصل ہوتا ہے، علم معرفت، فقر اور کل و جز کے مراتب مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانی موکل کی دعوت کے تصرف سے تمام کو قید میں لانا آسان کام ہے لیکن حوصلہ وسیع رکھنا اور ہمیشہ توحید میں غرق رہنا اور دیدار نبوی ﷺ سے مشرف ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے۔

حدیث

اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ وَالْمُقَامَۃِ ۔

"استقامت، کرامت اور مقامات سے بڑھ کر ہے۔"

(ابیات)

قلم بہراز قلم کردن لاسوا تانماند نفس راقوت ہوا

قلم اِس ہے کہ اس سے ماسوا کا سر کاٹ دیا جائے تا کہ نفس کو خواہشات کی قوت باقی نہ رہے۔

غرق وحدت راز بیند ہر مدام انتہای معرفت باشد تمام

وحدت میں مستغرق شخص ہر وقت اسرار کو دیکھتا رہتا ہے۔ اور مکمل طور پر اسے انتہائے معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

قادری را قرب حق باشد عطا شد مشرف روح باشرف لقا

قادری کو قرب حق عطا ہوتا ہے۔ اس کی روح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات سے مشرف ہوتی ہے۔

ہر طریقہ خاک پایش شد غلام یافت منصب باولایت ہر کدام

ہر (دوسرا) طریقہ اُس کے خاک پا کا غلام ہوتا ہے۔ اس سے ہر کسی نے ولایت کا منصب پایا۔

شاہ عبدالقادرؒ است رہبر خدا حسنؓ و حسینؓ نور چشم مصطفیٰ

حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی خدا کے راہبر اور سیدنا امام حسنؓ و سیدنا امام حسینؓ رضی اللہ عنہما اور سید الانبیا ﷺ کے نور چشم ہیں

سیّد الوالی ولایت مرتضیٰؓ یوم الحشر شد میرانؒ پیشوا

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ولایت کے سردار ہیں۔ روزِ محشر شاہ میراں سیدنا غوث اعظمؒ ہمارے پیشوا ہوں گے۔

باھوؒ شد مریدش لا یریدش لا یرید ہر مریدش قادری چون بایزیدؒ

(حضرت) باھوؒ آں کا مرید یہ ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ نہ کسی کا مرید ہے اور نہ ہو گا۔ کیونکہ ہر قادری مرید حضرت بایزید بسطامیؒ کی طرح عارف ربانی ہے۔

مریدی اور طالبی ولایت باہدایت کا منصب اور مرتبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ (سورہ طہٰ:۴۷)

"اور اُس پر اسلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرے۔"

نام کا سن لینا اور اُس کا کہہ دینا مریدی و طالبی نہیں ہے۔ مرید مردان خدا میں مرد ہوتا ہے اور پروردگار کا طالب ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ حضوری کا طالب ہوتا ہے۔

طالب اللہ کے ابتدائی مراتب یہ ہیں کہ طلب کی توفیق اور فرمانبرداری سے اپنے نصیب کی تحقیق اور اپنے مرشد کی پہچان کرتا ہے جیسے بیٹا اپنے باپ کی تحقیق اور

پہچان کرتا ہے۔اس قسم کے یقین کو کل الکامل کہتے ہیں۔پس اگر طالب ازلی کے وجود میں فیضِ فضلی ہے تو علمِ حکمت و معرفت کی طلب کا شوق اُسے اس طرح جلائے گا جیسے سوکھی لکڑی کو آگ۔طالب میں قرار و آرام خواب و سکون باقی نہ رہے گا۔بلکہ خلقت سے وحشت اور فرار اختیار کرے گا۔عبرت کی خیرت اس کے لیے موت سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔

طالب کو نورِ جمعیت کی طلب اُس وقت تک دامن گیر نہیں ہوتی ہے جب تک کہ ایسے مرشد کامل اکمل حضور جمعیت بخش کی مجلس اور ملاقات نہ ہو۔

مرشد کامل طلب کرنے پر جمعیت اور اخلاص بخشتا ہے۔اور طلب کرنے پر نور الغرق ذات الٰہی میں فنا کر دیتا ہے اور نورِ حضور کے تصور تک پہنچا دیتا ہے۔اور طالب طلب نور سے حضور با جمعیت کو پہنچ جاتا ہے اور سوزش سے رہائی پا جاتا ہے۔

جان لیا جائے کہ طالب کے تمام مطالب موت میں حاصل ہو جاتے ہیں اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس کی محبت کے مشاہدے کی معرفت موت میں ہے۔غرق فی اللہ ذات کی ملاقات موت میں ہے۔ دیدار مولیٰ اور قربِ حضوری کی معراج بھی موت میں ہے جب تک طالب مرنے سے پہلے مرجاؤ' کے مراتب کو نہیں پہنچتا۔وہ محرمِ اسرار ہی نہیں ہوتا۔اور جو طالب بے جمعیت اور دنیا کا طالب ہے وہ ہمیشہ خوار ہے۔طالب عقبیٰ اور حور و قصور کے طالب بے شمار ہیں۔

ہزار میں سے ایک طالب مولیٰ ایسا ہوتا ہے جو مرشد دلدار کے موافق ہوتا ہے۔ لائق حضور پروردگار ہوتا ہے۔جو طالب معرفت مولا اور وصال کا طلب گار ہے۔اس کو چاہیے کہ وہ سارا مال اُس کے حصول میں خرچ کر دے۔

بیت

طالب کہ او طلب قرب حضوری رحمان　　سر فدا کن تصرف مال و جان

جو سچا طالب اللہ تعالیٰ کی حضوری اور قرب کی طلب میں ہے اُسے اپنا سر، مال و جان خدا پر فدا کر دینا چاہیے۔

وہ لوگ طالب کہلانے کے مستحق نہیں ہیں جو اپنی رضامندی چاہتے ہیں اور خود پسند ہیں۔نفسانی خواہشات اُن کے جاسوس ہیں اور شیطان ان کے مرشد پر غالب ہے۔ایسے بے ادب' بے حیا کس طرح طالب ہو سکتے ہیں۔جو بمنزلہ حیوانات ہے۔

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ ۔(الحدیث)

ترجمہ:''طالب مرشد کے نزدیک ایسا ہے جیسے نہلانے والے کے ہاتھ میں مردہ''

ابیات

طالبانی بی طلب حق دُور کن　　چشم و دل در نور کن با ہر سخن

ایسے طالب جو حق کے طلبگار نہیں' اُن کو اپنے سے دور کر کے اپنے ہر کلام کے ساتھ اپنے چشم و دل کو نور میں مستغرق کر دے۔

طالب عاشق بود جان سرفدا　　این طریقہ طالبان طالب خدا

طالب صادق عاشق اپنی جان اور سر فدا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے سچے طالبوں کا یہی طریقہ ہے۔

قادری طریقہ کی فضیلت

طریقہ قادری میں طالب طلب حق میں ہیں۔خواہ اُنہیں حضوری معرفت نصیب نہ

ہو۔ خواہ طالب بے نصیب ہی ہو پھر بھی اُسے اِس طریقہ قادری میں آنا چاہیے۔ کیونکہ قادری طریقہ معرفت کا گہرا سمندر ہے۔ جو کوئی اِس طریقہ میں داخل ہوتا ہے اور دریائے معرفت میں غوطہ لگاتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اگر طالب مرید قادری کسی دوسرے طریقے میں چلا جائے تو خواہ با نصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردود ہو جائے گا۔ اِس واسطے کہ قادری کو اللہ قادر کی طرف سے فتح حاصل ہے۔ قادری کے لیے دوسروں کی طرف رجوع کرنا گناہ بلکہ گمراہی کے برابر ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ ط

ابیات

قادری صاحب قرب عارف خُدا　　قادری دائم بحاضر مصطفیٰ

قادری خدا تعالیٰ کا عارف اور صاحب قرب ہوتا ہے۔ قادری ہمیشہ رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر رہتا ہے۔

طالبی شُد قادری بر شیر نر　　روئے رُوبہ را نہ بیند بانظر

قادری طالب شیر نر پر سواری کرتا ہے۔ وہ لومڑی کے چہرے کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

دینی و دنیاوی کام اور ہر مشکل کے لیے جو طالب مرید کو پیش آئے۔ اُس وقت امداد کے لیے پیرو مرشد کو یاد کرے۔ اگر پیر عامل اور مرشد کامل ہے تو معلوم کر کے توجہ نور سے اس مشکل کو رفع کر دے گا۔ اِس قسم کی توجہ باتوفیق رفیق بنتی ہے۔ اور قرب اللہ تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس طریق سے مرشد فقیر کی ایک بار کی توجہ ایسی محافظ اور رفیق ہوتی ہے اور کارزار موت و حیات میں ایسی مددگار ہوتی ہے۔ جو ہزاروں لشکر

سے بہتر ہوتی ہے۔

اِس قسم کی توجہ، نظر، تصرف اور تفکر لازوال قرب اللہ وصال سے ہے جس توجہ میں یہ صفت نہ پائی جائے وہ خام ہے اور خام قابل اعتبار نہیں۔

اصل توجہ اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے اور اصل نظر اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے پس کامل جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے۔ اُسی طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت عین توجہ ہو جاتی ہے۔ خواہ کسی پر حالت جذب میں غضب کرے اور خواہ لطف و احسان۔

جو کامل توجہ کی چابی جانتا ہے اُسے کسی کے لیے دعوت پڑھنے اور لب ہلانے کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

توجہ باتوفیق برجائی حضور　　توجہ بہ سدِ سکندر ہا گذور

باطنی توجہ توفیق الٰہی سے ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔ اور ایسی توجہ کی راہ میں سدِ سکندری بھی حائل نہیں ہو سکتی۔

طالب مرید قادری کوہ قاف کے عنقا شہباز اور ہما کی طرح بلند پرواز ہوتا ہے وہ گدھ جیسے وصف والی مکھی پر نظر نہیں کرتا۔

(ابیات)

طالب حق را نہ دیدم در عمر　　طالبان راشد مطالب سیم و زر

میں نے زندگی بھر مخلص طالب حق کو نہیں دیکھا۔ اکثر طالبوں کا مقصود سیم و زر کا حصول ہو گیا ہے۔

گر بیابم طالبی طلبش حضور   غرق گردانم بوحدت ذات نور

اگر میں کسی صادق طالب کو پاؤں جو حضور کا طالب ہو میں اُسے ذات نور کے دریائے وحدت میں غرق کردوں۔

از برائے طالبان من راہبر   انتہائیش می رسانم بانظر

میں سچے طالبوں کے لیے راہبر ہوں۔ میں ایک نظر سے اُنہیں انتہا تک پہنچا دیتا ہوں۔

ابتدا، مراتب قادری را ابتداء   می رساند مصطفیٰ وحدت لقا

یہ مراتب قادری کے ہاں ابتدائی ہیں۔ وہ مجلس مصطفیٰ ﷺ اور اللہ کی وحدت اور لقا تک پہنچا دیتا ہے۔

باہُوؒ ہر کہ منکر از لقاء شاہنشاہ   آن گلہ گو' کاذب' منافق رُوسیاہ

اے (حضرت) باہُوؒ! جو کوئی بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کی ملاقات کا منکر ہے وہ گلہ گو' جھوٹا اور روسیاہ منافق ہے۔

قادری کامل مرشد وہ ہے جو جملہ اکتالیس جوہر معرفت فقر سے آراستہ ہے۔ جن کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے۔)

توحید احسان کے کان کے وجود سے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے تمام خزانے بغیر محنت ومشقت یکبارگی اسم اللہ ذات کے تصور سے ہر جوہر کے حاضرات ایک گھڑی میں طالب اللہ کے وجود میں کھول دے اور دکھلا دے اور جمعیت عنایت کرے اور کاملیت عطا فرمائے۔ اگر بعینہ عین عرفان الحق' عفو' فضل' فیض' فیاض کے مراتب تک پہنچائے تو طالب اللہ کے وجود میں افسوس باقی نہیں رہتا۔ وہ اکتالیس جوہر حسب ذیل ہیں۔ (۱) جوہر علم (۲) جوہر حلم (۳) جوہر حکمت (۴) جوہر جمعیت

(۵) جوہر کلید (۶) جوہر توحید (۷) جوہر تجرید (۸) جوہر تفرید (۹) جوہر توفیق (۱۰) جوہر تحقیق (۱۱) جوہر معرفت (۱۲) جوہر قرب (۱۳) جوہر حضوری (۱۴) جوہر تجلیات ذات نوری (۱۵) جوہر علم کیمیا اکسیر (۱۶) جوہر دعوت تکسیر (۱۷) جوہر روشن ضمیر (۱۸) جوہر تفسیر باتاثیر (۱۹) جوہر بر نفس امیر (۲۰) جوہر طلب قلب سلیم (۲۱) جوہر رضا الحق تسلیم (۲۲) جوہر صراط المستقیم (۲۳) جوہر تصور (۲۴) جوہر تصرف (۲۵) جوہر ذکر فکر (۲۶) جوہر فنا (۲۷) جوہر بقا (۲۸) جوہر احوال (۲۹) جوہر حال (۳۰) جوہر وصال (۳۱) جوہر جمال (۳۲) جوہر جلال (۳۳) جوہر وہم (۳۴) جوہر دلیل (۳۵) جوہر الہام (۳۶) جوہر خیال (۳۷) جوہر توجہ (۳۸) جوہر یحیی (۳۹) جوہر یُمیت (۴۰) الشیخ یحیی ویُمیت (۴۱) و یحیی القلب ویمیت النفس۔

یہ ہیں حاضرات' ناظرات' نگاہ آگاہ جو یکبارگی قرب اللہ کی معرفت کو پہنچا دیتے ہیں۔

طالب مرید اور اور مرشد پیر جو پہلے اس راہ کو جانتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ اور مخفی نہیں رہتی۔ قادری کو قوت ہُو سے حاصل ہوتی ہے۔ قادری عارف خدا اور ناظر نگاہ ہوتا ہے۔ قادری کو سلک سلوک کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ قادری تصرف تصور کو طے کیے ہوئے ہے۔ اسرار ربانی سے واقف حضور سبحانی کے نور کی قدرت میں کامل ہوتا ہے۔

کامل قادری اپنے آپ کو مرتبہ محتاج میں رکھتا ہے۔ لیکن اپنے طالب مرید کو لایحتاج کا مرتبہ بخشتا ہے۔

کامل قادری خود رنج برداشت کرتا ہے اور اپنے طالب مرید کو خزانہ بخشتا ہے جو نور کی لذت اور ذائقہ بہشت کے دیدار سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

قادری رسم رسوم کی ابتدا ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے دنیا کا تمام خزانہ اور

سلیمانی سارا ملک لیتا ہے اور تصرف میں لاتا ہے۔ جس کا تماشا دیکھ کر اُس کا دل سرد ہو جاتا ہے۔ اور پھر اُسے اپنے آپ سے جدا کر دیتا ہے اور پھر اُسے بالکل بھول جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے قادری کا دل غنی ہوتا ہے اور مجلس محمدی ﷺ کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔

یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصور' قرب حضوری دوم عمل دعوت روحانی انبیاء' اولیاء اللہ اہل قبور کو مسخر کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے اہل حضور' صاحب دعوت اہل قبور کا وجود سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی ذات میں لپٹا ہوتا ہے یہ نور الٰہی کی وجہ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مدنظر رہتا ہے۔ اور قالب اہل وصول کے مشاہدے میں رہتا ہے اور دل پر ہزاروں ہزار بے شمار رحمت الٰہی کے نور ذات کی تجلیات ہوتی رہتی ہیں۔ وہ دیدار الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔

یہ مراتب اُس شخص کے ہیں۔ جس کا دل زندہ ہو' جس کا باطن بیدار ہو اور ظاہر و باطن میں شریعت میں ہوشیار ہو۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ ○ (الحدیث)

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور عملوں کے طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ط (الحدیث)

"مومن کی نیت اُس کے عمل سے بڑھ کر ہے۔"

جو فقیر عارف باللہ صاحب عیاں ناظر ہے توفیق اور قوت رکھتا ہے کہ قاف سے

قاف تک' مشرق سے لے کر مغرب تک تمام روئے زمین کا ہر ایک ملک اور ہر ایک ولایت اور ہر ایک اقلیم اس فقیر کے حکم' قبضہ و تصرف میں ہوتی ہے۔ اس قسم کے غرق قطب وحدت فقیر کو مالک الملکی بھی کہتے ہیں پس ایسا شخص اگر چاہے تو ایک مفلس محتاج گدا کو ہفت اقلیم کی بادشاہی سے نواز دے اگر چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو اپنے مقام سے معزول کر کے گداگر اور مفلس بنا دے۔

یہ خدمات فقیر ولی اللہ اہل اللہ کے سپرد ہیں۔ جس کی نگاہ میں دونوں جہان کے احوال ترازو کی طرح تلے ہیں۔ پس ظل اللہ بادشاہ کو لازم ہے کہ مہمان کے لیے کسی فقیر کامل عارف باللہ کو اپنا رفیق بنائے کیونکہ علم کے زور پر دعوت پڑھتے اور بے شمار لشکر اور خزانہ خرچ کرنے سے فقیر کامل کی ایک بار کی توجہ ان تمام سے بہتر ہے۔ دینی و دنیاوی لازمی امور ہرگز سرانجام نہیں پاتے۔ جب تک کوئی فقیر' عالم باللہ ولی اللہ ظاہر و باطن میں کامل توجہ نہ کرے۔ بادشاہ کو بادشاہی بھی فقراء ہی خیرات کرتے ہیں۔ جو فقیر فنا فی اللہ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ میں غرق ہے' اگرچہ وہ ظاہر میں عوام الناس سے ہمکلام ہوتا ہے' لیکن باطن میں اللہ تعالیٰ کی طرف حاضر رہتا ہے اور معرفت میں مشغول رہتا ہے۔

بیت

چشم می باید شناسد فقر را — بر ہر ملک غالب شود امراز خدا

فقیر کامل ہر ملک پر اللہ تعالیٰ کے امر سے غالب ہوتا ہے البتہ آنکھ کو چاہیے کہ وہ فقیر کو پہچانے۔

شرح علم:

علم العلم کی شرح جاننا حق و باطل جاننے کے لیے واقع ہوا ہے۔ پس دیکھنا

چاہیے کہ حق کیا ہے؟ باطل کسے کہتے ہیں؟ معرفت' فقر' جمعیت' قرب' مشاہدہ' نورِ ذات' تجلیات حضوری' الہام کلام اللہ اور فنافی اللہ کا حاصل کرنا حق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط (سورہ بنی اسرائیل ۱۷:۸۱)

"اور فرما دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔"

دنیا کا حاصل کرنا اور دنیا سے محبت کرنا' حرص' طمع اور کبر وغیرہ سب ناشائستہ ہیں اُنہیں سے باطل پیدا ہوتا ہے۔ جو عالم بے معرفت ہے وہ نادان ہے جو لوگ مطالعہ میں ساری عمر بسر کر دیتے ہیں وہ ناداں بچے ہیں۔ مرتے وقت ملک الموت کو دیکھ کر تمام علم بھول جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک حرف بھی یاد نہیں رہتا۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ شیطان عالم ہے کوئی جاہل نہیں۔ اور شیطان تیری موت کے وقت تیرا ایمان سلب کرنے کے لیے تیرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اُس وقت عاقبت بخیر ہونے کے لیے علم عین ہی مدد کرتا ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ نور کا ذکر آگ سے بھی زیادہ سخت ہے جو سرد نہیں ہوتا۔ اور شیطان کو جلاتا ہے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی برکت سے بھاگ جاتا ہے یہ متصل الٰہی اور مرشد کامل کی عطا سے ہمیشہ ہوتا ہے۔

اے عالم تجھے قبر میں منکر نکیر مطالعہ علم کتب کے بارے میں کچھ نہیں پوچھیں گے۔ وہاں تو اسم اللہ' اسم محمد رسول اللہ ﷺ اور دین اور اسلام کی بابت سوال کیے جائیں گے۔

ابیات

آنچہ خوانی از علم اللہ بخوان   اسم اللہ با تو مانذ جاودان

جو کچھ تو پڑھنا چاہتا ہے' اسم اللہ سے پڑھ۔ اسم اللہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

علم حق تحصیل کن اللہ اللہ   پاک گرد و جثہ از ہر گناہ

اللہ اللہ حق کا علم حاصل کر اُس سے ہر جسم ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

نیک بختی می شود برتو گواہ   ہم صحبتی دائم شوی با مصطفیٰ

تم ہر وقت رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر رہو گے۔ اور نیک بختی تم پر گواہ ہو جائے گی۔

علم حق تحصیل کن از معرفت   مُردہ دل زندہ کند عارف صفت

معرفت الٰہی سے حق کا علم حاصل کر۔ عارف صفت شخص مردہ دل کو زندہ کر دیتا۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ علم را تحصیل کن   محرمیّت حق شوی در راز کُن

تُو لِیْ مَعَ اللّٰہِ والا علم حاصل کرتا کہ کُن کے راز سے تو حق کا محرم بن جائے۔

علم حق تحصیل کن قربش حضور   غرق فی التوحید شود در ذات نور

اُس کے قرب و حضور کے لیے حق تعالیٰ کا علم حاصل کر۔ ذات نور میں غرق فی التوحید ہو جا۔

عارف باللہ اگرچہ ظاہری عالم نہیں ہوتا اور نہ ہی ظاہری علم پڑھتا ہے۔ لیکن اسم اللہ ذات کی برکت سے ظاہری اور باطنی علم میں عاجز نہیں رہتا' کیونکہ روزِ اوّل ہی سے اُسے اللہ تعالیٰ نے علم کی تعلیم دی ہے اور ارواح فقراء کو تلقین اور دست بیعت

جناب پیغمبر خدا حضرت محمد ﷺ سے کی ہے۔

پس کوئی عارف باللہ اولیاء اللہ جاہل نہیں ہے۔ اگر چہ وہ ظاہری علم نہیں رکھتے۔ لیکن باطنی علم میں کامل ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ظاہری علم بھی رکھتا ہو تو وہ علماء کے مقابلے میں غالب الاولیاء ہے چنانچہ "اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو اپنا دوست نہیں بنایا۔"

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا ط (حدیث قدسی)

اللہ کسی جاہل کو اپنا دوست نہیں بناتا۔

بظاہر علم آداب "اَلْعِلْمِ دَرَجَاتٍ" (سورۃ المجادلہ ۵۸:۱۱)

ظاہر میں علم آداب ہے۔ "علم درجات کا نام ہے۔"

جو ایک مرتبہ ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے ہزار بار درجات کے علوم منکشف ہوتے ہیں۔ وہ علم باطن کی قوت نظر سے یکبارگی علماء کے سینہ سے علم کو اس طرح مٹا دیتے ہے کہ وہ حرف شناس بھی نہیں رہتے۔ نہ ہی پڑھنا جانتے ہیں۔ کیونکہ اولیاء اللہ فقیر ولی اللہ کو سینہ بسینہ، علم نظر بانظر، علم توحید باتوحید، توجہ باتوجہ اور علم عین العیان حاصل ہوتا ہے۔ فقیر، اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہوتے ہیں۔ نفس پر غالب اور شیطان کے مخالف ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ط (سورۃ الکہف ۱۸:۶۵)

"ہم نے انہیں علم لدنی سکھلایا تھا۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ط (سورہ بقرہ ۲:۳۱)

"اور آدم کو ان سب کے نام سکھائے۔"

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ط (سورۃ العلق ۹۶:۵)

"انسان کو وہ علم سکھلایا جسے وہ جانتا نہ تھا۔"

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ط (سورۃ الحجر ۱۵:۲۹)

"اور اپنی طرف سے اس میں خاص روح پھونک دوں۔"

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط (سورۃ البقرہ ۲:۳۰)

"بے شک میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ط (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۷۰)

"اور بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔"

ابیات

علم بہر معرفت وحدت لقا — باز دارد علم باطل سرہوا

علم معرفت، اللہ تعالیٰ کی وحدت اور بقا کے لیے ہے۔ اور علم باطل اور حرص و ہوا سے انسان کو روکتا ہے۔

علم حق نور است بخشد ذات نور — از علم عارف بشود وحدت حضور

علم حق نور ہے، جو ذات نور بخشتا ہے۔ علم سے انسان عارف بنتا ہے۔ خدا کی وحدت اور حضور تک پہنچتا ہے۔

شرح ذکر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط (سورۃ النحل ۱۶:۴۳)

"اہل ذکر سے جو کچھ لو اگر تمہیں معلوم نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰاکِرِيْنَ ط

(سورہ ہود ۱۱:۱۱۴)

"بے شک نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں" یہ ذاکروں کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط (سورہ اعراف ۷:۵۵)

"اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ سے۔"

ذکر خفیہ تصور اسم اللہ ذات سے وجود میں غیر مخلوق نور کے چودہ لطیفے پیدا ہوتے ہیں۔ خفیہ ذاکر ہمیشہ معرفت توحید مع اللہ با قرب حضور اور ہر وقت انبیاء اور اولیاء اللہ کا ہم مجلس اور ہم سخن ہوتا ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ ہی مدنظر اور منظور ہوتا ہے۔ خفیہ ذکر مکمل ہوتا ہے اور اس میں تمام نیکیاں جمع ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ وَالسَّخَاوَۃَ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ وَالْکَلِمَۃُ الطَّيِّبُ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (الحدیث)

"بے شک برائیاں نماز، سخاوت اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے دور ہو جاتی ہیں۔"

ذِکْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (الحدیث)

عوام الناس کا رسم رسوم سے کلمہ پڑھنے کا طریقہ اور ہے اور قرب اللہ والے کا کلمہ پڑھنا اور ہے۔

بیت

ذکر حق نور است ببرد با حضور — ذاکران را فیض فضلش جان غفور

اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسا نور ہے جو حضوری تک لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیض فضل ذاکروں کے لیے جان بخشی عطا کرتا ہے۔

اس قسم کے ذاکر خاص ہی ہیں۔ وہی ہوتے ہیں جو توحید سے آگاہ ہیں۔ جو شخص کلمہ کو نفی کی کنہ سے پڑھتا ہے اور لَآ اِلٰهَ کہتا ہے وہ خود سے بے خود ہو جاتا ہے اور اُس کا نفس "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کے مراتب کو پہنچ جاتا ہے اور جب اثبات اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ خدا سے الہام اور جواب باصواب ہوتا ہے اور اس طرح غرق ہونے سے بقا باللہ سے پوری طرح مشرف ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِيْتَ ط (سورہ کہف ۱۸:۲۴)

"اپنے رب کو یاد کرو جبکہ تجھے یاد کرنا بھول جائے۔"

اور جو محمد رسول اللہ ﷺ کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس قسم کا کلمہ پڑھنا اہل تصدیق کو حاصل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَغْمِضْ عَيْنَيْکَ يَا عَلِيُّ وَاسْمَعْ فِيْ قَلْبِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

"اے علیؓ! اپنی آنکھیں بند کرو اور اپنے دل میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

قَآئِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَثِيْرٌ وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِيْلٌ ؕ

"کلمہ گو تو زیادہ ہیں، مگر مخلص بہت کم ہے۔"

پس یہ طریقہ نفی اثبات کی توفیق سے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے قوت قادری کامل ہے۔ جو کچھ ذکر و فکر، مشاہدہ تجلیات، گریہ وزاری کی گرمی آہ، سوز درد، ترک، وحشت، اور مستی حال بہت کہنے والوں کو لاحق ہوتی ہے۔ وہ مقام ناسوت ہے ستر لاکھ طبقات جو عرش سے بالا ہیں، اُن سے لے کر تحت الثریٰ تک اور چاند سے مچھلی تک کے تمام طبقات تقلید اور ناسوت ہے اور عاقل بے خبر کی معرفت الٰہی و قرب توحید سے دوری ہے۔ جہاں لوح محفوظ کا مطالعہ بھی مقام ناسوت ہے۔

بیت

باذکر بینی تجلی بافکر گیردی فنا — دور از توحید مانی بر سر ہوا

ذکر سے تجھے خدا کی تجلی نظر آئے گی۔ فکر سے تو فنافی اللہ ہو جائے گا۔ تمہارے سر میں خواہشات نفسانی ہیں تو توحید سے دور رہتا ہے۔

دو لاکھ تینتیس ہزار تجلی جو ذکر و فکر سے ہوتی ہے، ناسوت کی جلالیت ناسوت کے مقام جذب سے ہے اور ترپن (۵۳) کروڑ اکتیس (۳۱) ہزار تجلی ذکر و فکر میں قرب

اللہ لامکان لاہوتی توحید میں ذات سے نور منکشف کرتی ہے۔ اور عین العین نظر آتا ہے۔ ناسوت کا مسخر کرنا، جنونیت اور موکلات فرشتوں کی وجہ سے ہے۔ خلقت کو رجوع کرنے سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ اور بہت سی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مرشد کامل قادری جو کچھ اپنے طالب مرید کو کھولتا اور دکھاتا ہے وہ اسم اللہ ذات کو طے کرنے سے دکھلاتا ہے اور متبرکات کے لامکان سے غرق فنافی اللہ ذات حق پروردگار میں ہوتا ہے اور باطل بدعت سے بیزار ہو کر ہی استغفار کرتا ہے شریعت محمدی ﷺ کی مکمل طور پر پیروی کرتا ہے۔

بیت

آنچہ می بینم بیا بم اسم ذات — این بود لاہوت بیرون شش جہات

جو کچھ میں دیکھتا ہوں اُسے میں اسم اللہ ذات میں پاتا ہوں۔ یہ سب کچھ شش جہات سے باہر مقام لاہوت میں ہوتا ہے۔

جو کوئی ہر ولایت میں تصور تصرف سے اسم اللہ ذات کا حرف طے کرتا ہے، اس کے لیے کونین ہر دو جہان کا طے کر لینا مچھر کے پر کی طرح ہے۔

مرشد کامل اور اہل اللہ توحید جو کچھ دکھاتا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کو طے کرنے سے منکشف کرتا ہے۔ ایسا مرشد مشاہد حال، قرب اللہ کی معرفت والا اور وصال لازوال والا ہوتا ہے۔

جو مرشد کہ تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور معرفت توحید میں کامل اور بالتوفیق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مشکل کام کے وقت مدد کے لیے اُسے یاد کرے تو وہ اُسی وقت ظاہر و باطن جسم میں حاضر ہو کر مدد کرتا ہے۔ اور ہر دینی و دنیاوی ظاہری اور باطنی

حسب منشا سرانجام دے کر بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔اور نیز یہی مراتب عارف شیخ کے ہیں۔

"شیخ کہتا ہے کہ کون بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔"

اور اِس قسم کے مرشد فقیر کو باعیان کہتے ہیں۔

عارف نظارہ اہل نظارہ کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہوتی۔وہ اللہ تعالیٰ سے جواب باصواب بطور الہام حاصل کرتا ہے اور قُرب الٰہی سے اُسے حضوری حاصل ہوتی ہے پس اگر باطنی راہ میں اِس قسم کی جمعیت راز قرب اور معرفت نہ ہوتی۔تو اِس راستہ کے چلنے والے سب کے سب بے جمعیت اور گمراہ ہوتے ہیں۔وہ کون سی راہ ہے جس میں دو جہان کا تماشا نظر آتا ہے؟ پس جان کہ وہ اسم اللہ کا تصور ہے اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی تصرف قرب شیطانی کی وجہ سے ہوتا ہے اور تصرف عقبیٰ مطلق نادانی ہے اور تصرف معرفت مولیٰ جمعیت جاودانی اور غرق فی التوحید اللہ تعالیٰ لامکانی ہے۔

بیت

مراز پیر طریقت نصیحتی یاداست　　کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباداست

مجھے پیر طریقت کی یہ ایک نصیحت یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے علاوہ جو کچھ بھی ہے ضائع اور برباد ہو جانے والا ہے۔

دولت بسگان داوند و نعمت بخران
من امن امانم بتماشا نگران

دولت تو کتوں کو دے دی گئی ہے۔اور نعمت گدھوں کو دیدی گئی۔میں امن و امان میں ہوں اور تماشا دیکھ رہا ہوں۔

وہ کون سی راہ ہے کہ زبان تو علم ثواب کے مطالعہ میں مشغول رہے۔اور دل بے پردہ ذکر الٰہی میں غرق رہے۔اسم اللہ ذات کے تصور سے نفس کو فنا اور ارواح ہمیشہ کی مجلس انبیاءؑ واصفیاء، مرسلؑ، نبیؑ اور اولیاء میں ہوں اور جو کچھ دیکھتا ہے وہ معرفت، توحید جمعیت، جمال، وصال لازوال ہوتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے، وہ ضرب حضور اور ذات نور سے ہوتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے دیدار ہی دیکھتا ہے۔اور جو کچھ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی خزانے اُس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے۔وہ دنیا اور اہل دنیا سے بے نیاز اور لااحتاج ہوتا ہے

ابیات

چشم می باید کہ باشد حق شناس　　می شناسد اہل حق در ہر لباس

آنکھ ایسی ہونی چاہیے جو حق پہنچاننے والی ہو۔اہل حق کو ہر لباس میں پہچان لے۔

نظر مارا نہ بریسم و کیمیا　　غرق فی التوحید سازم باخُدا

میری نظر نہ چاندی پر اور نہ کیمیا پر ہے۔بلکہ میں تو طالب صادق کو خدا کے ساتھ غرق فی التوحید کر دیتا ہوں۔

پس جو کچھ عالم بالا میں کل و جز لکھا ہوا ہے وہ اسم اللہ ذات کی چابی کن فیکون کے تالے میں ڈال کر اُسے کھول دیتا ہے اُسے دنیا اور اور عاقبت اور معرفت مولیٰ کا تصرف بے ریاضت و بے رنج حاصل ہو جاتا ہے نیز ایسا شخص طالب اللہ کو پانچ روز میں معرفت مولیٰ کا خزانہ بخش دیتا ہے۔

اور وہ کونسی راہ سلک سلوک ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہ سے پاک اور دونوں جہان

کے تصرف سے بالاتر ہے۔ پس ایسا شخص جو دونوں جہان میں پاک ہے اُسے حساب وغیرہ کا کیا ڈر ہے؟

اور دوسرا یہ کہ دل صرف گوشت کا لوتھڑا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دل توحید الٰہی کا سمندر ہے۔ قلب قُرب الٰہی ہے اور ذات اللہ۔

ایک لطیفہ آفتاب کی نسبت بہتر روشن ہو جاتا ہے جس سے ہمیشہ اللہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور اللہ ذات کے قرب اور نور اللہ کے حضور سے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی خزانے عین نظر آتے ہیں۔ یہ شرف بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔

فقراء کا فیض اور فضل

بی ریاضت گنج می بخشد فقیر میر ساند لامکان با یک نظیر

فقیر ریاضت اور محنت کے بغیر خزانے عطا کرتا ہے۔ وہ ایک ہی نظر میں لامکان تک پہنچا دیتا ہے۔

فقر حق نور است ذات از ذات نور
کُل مخلوقات روشن شد ظہور

فقر حق نور ہے۔ اُس کی ذات نور کی ذات سے ہے۔ کل مخلوقات روشن اور ظہور پذیر ہوئیں۔

اے جان عزیز! فقیر ابتداء سے لے کر انتہا تک مطلوب مولیٰ کی طلب میں ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر فقیر کو ولی غوث و قطب اوتاد یا ابدال کا مرید یا دنیاوی یا اُخروی مرتبہ دے دیں تو فقیر ان ناسوتی کمینے مرتبے کی طرف ہرگز نگاہ نہیں کرتے۔ اُس کی نظر سلطان الفقر فی اللہ پر ہوتی ہے اور فقر کی مجلس اولیاء اللہ سے ہوتی

ہے۔ پس معلوم ہونا چاہیے کہ فقر کسے کہتے ہیں۔ اور فقر سے کونسی چیز حاصل ہوتی ہے اور فقیر کسے کہتے ہیں؟ اور خود فقر کیا ہے؟

فقیر کے دو گواہ ہیں۔ ایک نفس مردہ دوم قلب زندہ جو خواب میں بھی جاگتا ہے۔ اور دیدار حضوری کی روایت سے مشرف اور باشعور ہوتا ہے۔

عقل کلی میں جو شخص عرق فی التوحید ذات نور اللہ ہے وہ جانتا ہے کہ اُس کی مثال ہی نہیں ہوتی۔ فقر کے لیے دوسرا گواہ معرفت لاہوت ولامکان اور نیت و مراقبہ کے مراتب ہیں۔ پرندے سے لے کر مچھلی تک دونوں جہان کی بادشاہی قرب الٰہی مشاہدہ شاہد حال اور وصال لازوال ہے۔

اے جان عزیز! جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیض فضل و کرم اور لطف سے کسی طالب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا حضوری بنانا چاہتا ہے۔ تو جس وقت وہ آنحضرت ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ تو اُسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام ارواح اصحاب خصوصاً اصحاب کبارؓ ارواح انبیاء ارواح مرسل نبیؑ ارواح اصفیاء تمام ارواح اولیاء اللہ جمیع ارواح غوث قطب اہل منصب ولایت تمام ارواح مومن مسلمان کل مخلوقات اور تمام زندہ اور گذشتہ صاحب توفیق اولیائے کرام کی روحیں مجلس محمد ﷺ میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور مجلس مبارک اللہ تعالیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذکر اور نص حدیث اور تفسیر کے بیان سے آراستہ ہوتی ہیں۔ اُسی وقت قدرت الٰہی سے نوری خربوزے خواص و عوام کے کھانے کے لیے لائے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کھاتا ہے۔ اور اُس نوری خربوزہ کے کھانے سے علم احد واحد نامتناہی کا سبق جو مطلق علم الف ہے۔ خود حضرت محمد ﷺ اپنی زبان مبارک سے تعلیم فرماتے ہیں۔

اور پھر آنحضرت ﷺ تصور اسم اللہ ذات کی کنہ کی تلقین عطا فرماتے ہیں بعد ازاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدق بخشتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عدل بخشتے ہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا بخشتے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہاتھ پکڑ کر سلطان الفقراء کے حوالے کرتے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ خلق بخشتے ہیں۔ پھر فقر کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ بعد ازاں انبیاءؑ اور اولیاءؒ اللہ کی ہر ایک روح سے مصافحہ اور ملاقات ہوتی ہے۔

یہ ہے مرتبہ فقر کی عاقبت کا۔

"اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ"

"جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے۔"

یہ درجات کل الکلید عارف باللہ فقیر اہل توحید کے ہیں۔ پس مرشد کامل قادری وہ ہے جو ایک گھڑی اور ایک دن میں یہ تمام مراتب بہر صورت اسم اللہ ذات کے حاضرات یا توجہ یا نظر یا تفکر سے طالب اللہ کو دے دیتا ہے۔

اس قسم کی قوت اور توفیق فقر و ہدایت قادری طریقہ میں ہے۔ دوسرا جو کوئی دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا اہل حجاب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ط

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

فقر کافی ہے اور فقر نام کو پہنچا ہوا ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہوگا۔ جو فقر کے انتہا تک پہنچا ہو۔

بیت

می بخشد فقر را فخری خدا — فقر دائم باحضوری مصطفیٰ
اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

فقر کو اللہ تعالیٰ ایسا فخر بخشتا ہے کہ فقر ہمیشہ مصطفیٰ ﷺ کی حضوری میں رہتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

میں کہتا ہوں (حضرت سلطان باھوؒ) کہ یہ میری بات میرے حال پر وارد ہے۔

بیت

آب در کشتی ہلاک کشتی است — آب ہادر زیر کشتی پشتی است

پانی کا کشتی کے اندر داخل ہو جانا اُس کے لیے ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ پانی کا کشتی کے نیچے رہنا کشتی کے لیے استحکام اور سلامتی کا باعث ہے۔

چنانچہ مرتبے پانچ ہیں۔

اوّل فنا، دوم فنا فی الفنا، سوم بقا، چہارم بقا بالبقا، جو کوئی ان چاروں مرتبوں سے گزر جاتا ہے وہ گویا ساتوں قلعوں کے لائق ہوتا ہے۔ استغراق فنا فی اللہ بقا یہی ہے۔ پنجم مرتبہ فنا فی اللہ میں فقیر کامل ہوتا ہے۔

اے احمق! نفس و ہوا کے سودائی۔

اللہ بس باقی سب ہوس۔

بیت

باھوؒ بار بردار، باما دیدار راز — این مراتب عارفان حق جان سپار

باھوؒ دیدارِ الٰہی کا راز اور بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ یہ مراتب جان سے گزرنے والے عارفانِ حق کے ہیں۔

جیسا کہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

قافیہ اندیشم و دلدارِ من گویدم مندیش جز دیدارِ من

میں قافیے کی تلاش میں ہوں۔ جبکہ میرا دلدار مجھے یہ کہتا ہے کہ میرے دیدار کے سوا دوسرا خیال دل میں نہ لاؤ۔

حرف چہ بود تا تو اندیشی ازاں حرف چہ بود خار دیوار ازاں

اگر تو غور کرے تو تجھے معلوم ہو کہ حرف کی حقیقت کیا ہے یہ تو صرف معانی اور حقائق کو مکمل کر بیان کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

حرف و صوت و گفت را برہم زنم تا کہ بی آں ہر سہ باتو دم زنم

میں حرف اور آواز اور گفتگو کو ملیا میٹ کر دیتا ہوں تا کہ ان تینوں کے بغیر تم سے ہمکلام ہوں۔

آں دمی کز آدمش کردم نہاں باتو گویم ای تو اسرارِ جہاں

اے دوست! میں نے اسرارِ جہاں میں سے جو راز میں نے اُس وقت چھپا لیا تھا وہ اب تم سے بیان کروں گا۔

آں دمی را کہ نگفتم با خلیل وآں دمی را کہ نداند جبرئیلؑ

وہ بات جو میں نے اُس وقت حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام سے بھی بیان نہ کی تھی اور وہ بات جس سے اُس وقت جبرائیل امین کو بھی واقف و آگاہ نہیں کیا تھا۔

آں دمی کز وی مسیحا دم نزد حق ز غیرت نیز بی ما ہم نزد

وہ بات جس کو حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی سرِ الٰہی سمجھ کر ظاہر نہیں کیا۔ حق تعالیٰ

نے بھی یہ بتقاضائے غیرت کسی پر اُس کے مقامِ فنا (حاصل کرنے) کے بغیر ظاہر نہیں ہوا۔

ماچہ باشد در لغت اثبات و نفی من نہ اثباتم منم بی ذات و نفی

جیسے ما لغت میں نفی اور اثبات دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسے ہی محبوبِ حقیقی میں فنا ہو کر معدوم الذات اور اُس کے ساتھ بقا حاصل کر کے موجود ہوں۔

من کسی در ناکسی دریافتم پس کسی در ناکسی دریافتم

میں نے بے کسی اور ناکسی میں حق کو پایا ہے اور اس لیے ہستی کو نیستی میں کھپا دیا۔ یعنی میں نے اپنی ذات کو فنا کر کے محبوبِ حقیقی کے ساتھ بقا حاصل کی۔

نیز مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملی ملت شود

بُرا آدمی جس بات کو لیتا ہے وہ [illegible] بھی ہو تو بُری بن جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کامل آدمی ایسا کام اختیار کرے جو بظاہر تو کفر نظر آتا ہو تو اس کی نیک نیتی کی وجہ سے دینی کام بن جاتا ہے۔

جان لے کہ کامل اُس شخص کو کہتے ہیں، جس کے تصرف میں کل و جز ہو۔ چنانچہ دونوں جہان پر کامل تصرف فقیر لایحتاج کے لیے کہا جاتا ہے مرشد کامل طالب اللہ کو توفیق سے طے توجہ کے طریقہ میں سر سے لے کر پاؤں تک ہفت اندام لپیٹ کر دل کی آنکھیں کھولتا ہے۔ اور تحقیق کی آنکھوں سے معرفت فی الحقیقت فی اللہ کی توحید میں پہنچ کر طیر و سیر میں عارف باللہ ہوا اور بجلی سے بھی تیز تر نظر کے ساتھ دونوں جہان

سے اس طرح گزر جاتا ہے کہ ہزاروں صاحب نظر دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اور ایک پلک میں شعوری طور پر قرب اللہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے یہ مراتب علماء عارف باللہ اور ولی اللہ کے ہیں۔

فقیر روشن ضمیر اولو الامر کا دونوں جہان پر غالب آنا' اسم اللہ ذات کے تصور' تصرف تفکر اور توجہ کے بغیر محال ہے۔

فقیر کے یہ مراتب وصال لازوال کی معرفت سے ہیں۔ اس قسم کا مرشد ناقص اور ادھورا ہے جو طالب کو نظر سے مست اور دیوانہ کر دیتا ہے' جیسا کہ دیوانہ درندہ کتا کر دیتا ہے ۔ایسا کرنے والا حضوری اللہ کی معرفت کے قرب سے بیگانہ ہے۔ اگرچہ دیوانہ طالب جو حق سے بیگانہ ہے' جان و مال صرف کر کے گھر کو ویران کر دے۔ تو بھی اِس قسم کا تصرف کچھ فائدہ بخش نہیں ہوتا' کیونکہ اُسے معبود کا قُرب حاصل نہیں ہوتا۔

ابیات

گر مرشدی جاہل بود شیطان مثال   اہل شیطان را نباشد حق وصال

جاہل مرشد شیطان کی طرح ہوتا ہے۔ اہل شیطان کو وصال حق حاصل نہیں ہوتا۔

مُرشدی جاہل بود اہل از خبیث   بی خبر قرآن از نص و حدیث

ایک جاہل مرشد اہل خبیث میں سے ہے' جو قرآن وحدیث سے بے خبر ہے۔

مُرشدی جاہل بود شیطان مرید   مُرشد عالم مثل باشد بایزیدؒ

جاہل مرشد شیطان کا مرید ہوتا ہے جبکہ عالم مرشد حضرت بایزید بسطامیؒ کی طرح

ہوتا ہے۔

علم کے تین حرف ہیں' ع' ل' اور م' ع سے علم پڑھنا' ل سے لطف کرنا اور م سے رحمت کی معرفت کو پہنچنا ہے۔

بیت

علم سہ حرف است عینؔ ولامؔ و میمؔ   علم لطف و معرفت رحمت کریم

علم کے تین حروف ہیں' ع' ل' اور م' علم' لطف' اور رحمت کریم کی معرفت کا حصول ہے۔

وہ شخص جو اسم اللہ ذات اور اسم حضرت محمد سرور کائنات ﷺ پر اعتقاد اور اعتماد کرے اور سچ جانے اور دونوں اسماء کے آداب کو ملحوظ رکھے اور مرشد کے فرمان کا یقین کرے۔ تب اس کا نفع وجود میں ظاہر ہوگا۔ اور تاثیر بھی ہوگی اور رواں بھی ہو جائے گا اور اسم سکونت پکڑے گا۔

پس جو شخص اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرور کائنات ﷺ پر اعتقاد نہیں کرتا' وہ رجعت میں پڑ کر مردود' مُرتد اور زندیق ہو جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک اسم ہے۔ جب تک کامل مرشد دن رات طالب کی طرف متوجہ نہ ہو اور طالب ظاہر و باطن میں اُسے حاضر اور غالب نہ جانے اور ہمیشہ نظر نہ کرے' تب تک طالب قرب الٰہی اور حضوری حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ راہ وحدت معرفت کی اور قُرب توحید کی استقامت سے ہے۔ اس واسطے قرب مع اللہ باحضور میں پوری استقامت رکھنی پڑتی ہے۔ اور فی سبیل اللہ سلامتی کے ساتھ مخلوق کی ملامت اُٹھانا پڑتی ہے۔ یہ محض بھاری بوجھ ہے۔ قدرت سبحانی لامکانی کے

اسرار میں اور اسی جمعیت جیسے نہ زوال ہے اور نہ پریشانی' محض جباری اور قہاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَحَمَلَہَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ۙ (سورہ احزاب ۷۲:۳۳)

"بے شک ہم نے اپنی امانت کو پیش کیا آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر' تو اُنہوں نے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا' وہ اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اُٹھا لیا بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ (سورہ ہود ۱۱۲:۱۱)

"پس جس طرح تجھے حکم دیا گیا۔ اُسی پر قائم رہ۔"

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ (سورۃ النسآء:۵۹)

اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحب امر ہیں اُنکی اطاعت کرو۔

بس اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وہ فقر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ اطاعت بردار فقیر ہیں۔ یہ وہ فقیر ہیں جو علماء حق میں اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں مصروف ہیں اور اُولِی الۡاَمۡرِ والے بھی فقیر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

تصور اسم اللہ ذات با قرب اللہ کا راستہ حضور میں عین با عین ہے۔ بہت سے لوگ عشق و عاشقی کی لاف مارتے ہیں۔ عاشق تو بہت سارے ہیں لیکن عاشق صادق ہزاروں میں سے ایک ہوتا ہے جو جان نثار ہوتا ہے۔

نفس ظاہری' عبادت اور ذکر' فکر' مراقبہ' مکاشفہ' کشف و کرامات درود وظائف اور تلاوت قرآن کو قبول کرتا ہے۔ اِس طرح کا ہر ایک نیک عمل باعث ثواب ہے۔ لیکن نفس اسم اللہ ذات کے تصور کو جو ضرب مع اللہ اور معرفت وصال ہے ہرگز قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ اسم اللہ کا تصور خلاف ثواب نفس کے لیے موت اور اُس کے قتل کے لیے بمنزلہ تلوار ہے۔

اس طریق میں توفیق اور تحقیق کے ذریعے تصور کرنا چاہیے کہ تصور اور تفکر سے مشق وجودیہ کے ذریعے اللہ حی و قیوم کا اسم اللہ ذات روشن ہو جائے۔ اور ذات و صفات کے تمام مقامات واضح ہو جائیں۔ جس مرشد کو اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے وہ اعمال کے لحاظ سے جس مقام اور مرتبے پر طالب کو پہنچانا چاہے پہنچا سکتا ہے۔

ہر ایک طریقے کا طالب مرید مجاہدہ' ریاضت اور رنجکش ہوتا ہے۔ لیکن کامل قادری طریقہ میں مشاہدہ حضور سے گنج بخش ہوتا ہے۔ پس اہل گنج اور اہل رنج کی مجلس راست نہیں آتی۔ نیز ہر دوسرے طریقے میں مذکور کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن قادری طریقہ میں قرب مع اللہ اور معرفت حضور ہے میں اہل مذکور کو اہل حضور کی مجلس راست نہیں آتی۔

جان لو کہ نفس روح مقدس کا جانی دشمن ہے کیونکہ روح نفس کے ہاتھوں پریشان ہے اور شیطان قلب کا دلی دشمن ہے اس لیے کہ قلب پُر نور معرفت توحید کی کان ہے۔ اور ناپاک دنیا دین اور ایمان کی دشمن ہے۔ ان تینوں کے دفع کرنے کا علاج تصور با

تفکر اور مرقوم وجودیہ کی مشق ہے اور وہ طریق سلوک کونسا ہے جو بے نصیب کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا کردے۔" وہ یہی تصور ہے اور یہی فقرائے لایحتاج کے مراقب ہیں۔

بیت

گر بگویم شرح شوق خود عیان   ہیچ کس زندہ نماند در جہان

اگر میں اپنے شوق کی شرح صاف بیان کردوں تو دنیا میں کوئی شخص زندہ نہ رہے۔

«تمت بالخیر»

☆☆☆